سوال

(278) سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور غسل وفات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دیوبندی تبلیغی خطب سے اکثر یہ واقعہ سننے میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بیمار ہوئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہیں کام کے لیے گئے ہوئے تھے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی خادمہ کو فرمایا کہ میرے لیے غسل کا پانی اور کپڑے رکھوا انہوں نے پانی رکھا اور حضرت فاطمہ نے غسل فرمایا۔ انہوں نے کہا میرے فلاں کپڑے نکالو، انہوں نے کالے کپڑے پہنے۔ کہا: میری چارپائی کمرے کے بیچ میں کردو۔ بیچ کمرے کے کردی۔ لیٹ کر قبلے کی طرف منہ کرکے کہا: اب میں مر رہی ہوں علی کو کہہ دینا میرا غسل ہو گیا ہے میرا کندھا بھی ننگا نہیں ہونا چاہیے جب حضرت علی آئے تو پیغام ملا تو کہا اسی پر عمل ہوگا تو اسی طرح دفنا دیا گیا۔، (محمد عثمان، پنڈدادخان قمر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ضعیف و منکر روایت ہے اسے امام احمد بن حنبلؒ نے محمد ابن اسحاق عن عبیداللہ بن علی بن ابی رافع عن ابیہ عن ام سلمیٰ "کی سند سے روایت کیا ہے۔ (مسند احمد 6/461۔462ح 27615، اسد الغابۃج 5ص 590، معرفة الصحابہ لابی نعیم 6/3507ح 7944)

یہ سند ضعیف و منکر ہے۔ محمد بن اسحاق بن یسار مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔ عبیداللہ بن علی ابی رافع: لین الحدیث (ضعیف) ہے۔ (التقریب: 4322)

علی بن ابی رافع: لین الحدیث (ضعیف) ہے۔ (التقریب: 4322)

علی بن ابی رافع کی توثیق مجھے معلوم نہیں ہے۔

یہی روایت ابن سعد (الطبقات 8/27) عمر بن شبہ (تاریخ المدینہ 1/108۔109)

ابن شاہین (632) اور ابن الجوزی (العلل المتناہیہ: 419، الوضوعات 3/277) نے "محمد بن اسحاق عن عبیداللہ (عبداللہ) (علی) بن علی (فلان) بن ابی رافع عن ابیہ عن امہ سلمی، کی سند سے روایت کی ہے۔

اس سند میں بھی محمد بن اسحاق مدلس اور ابن علی بن ابی رافع ضعیف ہے۔ ابن الجوزی نے کہا: "ہذا حدیث لایصح" یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ ذہبی نے کہا: "ہذا منکر" یہ منکر (روایت) ہے۔ (سیر اعلام النبلاء 2/129 نیز دیکھئے مجمع الزوائد 9/211)

مصنف عبدالرزاق(3/411ح6126دوسرا نسخہ :6152) الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم (5/356ح2940) المعجم الکبیر للطبرانی (22/399ح996)اور حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی (2/43) میں اس قصے کی تائید والا قصہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے۔ یہ قصہ دو وجہ سے ضعیف ہے :

1) عبداللہ بن محمد بن عقیل (قول راجح میں) جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

2) عبداللہ بن محمد بن عقیل نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا لہذا یہ سند منقطع ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد للہیثمی (211/9) ونصب الرایہ (2/251 وقال : بسند ضعیف و منقطع ')

تنبیہ : مصنف عبدالرزاق اور الآحاد والمثانی میں عبدالرزاق کے استاد اور ابن عقیل کے شاگرد ہیں۔

حافظ ابن کثیر نے کہا : "وما روي انها اغتسلت قبل وفاتها واوصت ان لا تغسل بعد ذلك فضعيف لا يعول عليه.والله اعلم "اور جو روایت کیا گیا ہے کہ انھوں (سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہ) نے اپنی وفات سے پہلے غسل کیا اور یہ وصیت کی کہ اس کے بعد انھیں غسل نہ دیا جائے تو یہ ضعیف ہے۔ اس پر اعتماد نہیں کیا جاتا۔ واللہ اعلم (البدایہ والنہایۃ6/338)

خلاصۃ التحقیق : یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف و منکر ہے لہذا مردود ہے۔ اس کے مقابلے میں محمد بن موسیٰ (بن ابی عبداللہ الفطری ابو عبداللہ المدنی) نے کہا : فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو علی (رضی اللہ عنہا) نے غسل دیا تھا (طبقات ابن سعد 28/8 وتاریخ المدینہ 1/109)

اس روایت کی سند محمد بن موسیٰ (صدوق) تک صحیح ہے لیکن منقطع ہونے کی وجہ سے یہ بھی ضعیف ہے اس قسم کی ایک ضعیف روایت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

دیکھئے المستدرک للحاکم (3/163،164، ح4769) حلیۃ الاولیاء(2/43) السنن الکبری للبیہقی (3/397) تاریخ المدینہ (1/109) اور التلخیص الجبیر (2/143ح907وقال : واسنادہ حسن)

بعض علماء کا سیدنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا والی روایت کو حسن قرار دینا محل نظر ہے۔ (الحدیث :28)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الجنائز۔صفحہ517

محدث فتویٰ